اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر اول و دوم — جلد چہارم

معہ ضمیمہ متضمن رسائل مباحثین اہل السنۃ

بابت صفر و ربیع الاول سنہ ۱۲۹۸ھ مطابق جنوری و فروری سنہ ۱۸۸۱ء

شرح قیمت و غیرہ امور متعلق رسالہ

نمبر	قسم قیمت	تفصیل خریداران شرح مرتب	قیمت سالانہ بابت رسالہ	قیمت سالانہ بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	للوجہ [illegible]	[illegible]
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عالی مرتبہ اغنیا، و لائبریری و سوسائٹی ہا۔	[illegible]	[illegible]
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	[illegible]	[illegible]
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار زیادہ آمدنی نرکھین اور رسالانہ پیشگی داخل کرین	[illegible]	۱۲؍
۵	للّٰہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہواری کی آمدنی نرکھین مگر علمیت رکھین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعاے خیر

یہ ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہ ہوگا ہان رسالہ بدون ضمیمہ ملسکیگا۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتون کی تفصیل و دلیل رسالہ مین مندرج ہے۔ لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب آری ناظرین ممکن نہین اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہین ہے اسلئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کا جاری ممکن ہے۔

جنکے نام اصل رسالہ یا اسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اُسی مہینے سے قیمت واجب الادا تصور فرماوین۔ جس مہینے کا پرچہ وصول پاوین اور جنکو خریداری منظور نہ ہو وہ اصل رسالہ یا صرف اسکا ضمیمہ واپس کر دین۔

خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاک خانہ مناسب ہے۔

راقم ابو سعید محمد حسین - لاہور محلہ سید مٹھہ

مطبع رانمر [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اختتام سال گذشتہ و آغاز سال آیندہ

بعد الحمد و المنۃ کہ اشاعۃ السنۃ کا تیسرا
سال ختم ہوا اور سال چہارم شروع ہوا —
سال سوم میں اس رسالہ نے عمدہ آثار کا جلوہ دکھایا
ہے اور ایک عجیب خوش نما نیا رنگ پکڑا ہے اور قوی
اثر اسکا اس سال مین یہہ ظاہر ہوا ہے کہ اس نے
اپنے مقابل تہذیب الاخلاق کو بالکل ساکت کردیا
ہے اور جو وہ اس سے پہلے سال کچھہ کچھہ اسکے مقابلہ
مین چون و چرا کرتا تھا اس سے بھی روک دیا اسکی
وجہہ گو بعض کم علم و بے انصاف مقلدین تہذیب الاخلاق
یہی سمجھتے ہون کہ تہذیب الاخلاق اسکو مخاطب صحیح
نہین سمجھتا اور اسکے مضامین کو لایق تعرض و جواب
نہین جانتا — مگر اہل علم و انصاف (انہی کے ہم
خیال کیون نہ ہون) خوب جانتے ہین کہ یہہ ستر انہ
بے چادری ہے اور یہہ سکوت از درماندگی ست

نا ہمہ داشت تاب وصال پری رخان
گنجے گرفت ترس خدا را بہانہ ساخت

اور اگر یہہ سکوت لایق خطاب نہ ہونے اشاعۃ السنۃ
کے سبب سے ہوتا تو پہلے سے وہ لایق خطاب کیون
سمجھا جاتا اور تہذیب ماہ جمادی الاولی والثانیہ و رجب
و شعبان سنہ ۱۲۹۶ھ مین صراحۃً اور پرچہ ذی قعدہ سنہ ۹۶
وغیرہ مین اشارۃً کیون مشرف بخطاب کیا جاتا —
اسکو ایک مدت تک مخاطب بنا کر پھر خطاب ترک
کرنا اس بات پر کامل دلیل ہے کہ آپ کو اسکی مقاومت
کا حوصلہ نہ رہا — اور اسکے پرزور عقلی و نقلی دلایل کے
معارضہ سے عاجز ہو کر سپر یا شمشیر کو ہاتھ سے ڈال دینا پڑا
آخر آپ نے اس نصیحت پر عمل کیا

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد
ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

اور نیز اگر یہہ رسالہ لایق خطاب و تعرض نہ تھا
تو آپ نہ سہی کوئی اور ہی آپ کے اتباع و ذریات
سے (جو ہمیشہ سے اسکو اخبارون کے ضمن مین اپنے
خارج از بحث مین مخاطب فرماتے ہین اور طعن و تشنیع
و سب و شتم سے اسپر لے دے جاری رکھتے ہین)
اسکے کسی مسئلہ سے تعرض کرتا اور مطلب کی بات
کا جواب دیتا —
ان لوگون کے خطاب و تعرض نے اس سال کو